S-2002-1-693-696

عدالت عظمیٰ رپوٹس 2002 ایس یو پی پی 1 ایس سی آر

بھیما @ بھیمراؤ سیدا کمبل اور دیگران
بنام۔
ریاست مہاراشٹرا

27 اگست 2002

ایس راجیند ربابو اور پی وینکٹارام ریڈی، جسٹسز۔

تعزیراتی ضابطہ، 1860؛ دفعات 147، 149، 302، 323، 325 اور 440:

غیر قانونی اسمبلی-قتلِ عمد اور چوٹ پہنچانے کے الزامات- کیے گئے جرم کی نوعیت- بڑی تعداد میں ملزم لاٹھیوں اور پتھروں سے مسلح ہو کر جمع ہوئے، جس کے نتیجے میں ایک کی موت ہوگئی اور دوسرا زخمی ہو گیا- منعقد: ان حالات میں، معقول نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ غیر قانونی اسمبلی کا مشترکہ مقصد دفعات 147/149 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 323 اور 325 کے تحت جرائم کا ارتکاب کرنا تھا نہ کہ دفعات 149 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 کے تحت۔

22 افراد پر متاثرہ/متوفی کے قتلِ عمد، دوسرے شکار کو چوٹ پہنچانے اور املاک کو نقصان پہنچانے کے مشترکہ مقصد کے ساتھ غیر قانونی اسمبلی بنانے کے جرم کا الزام عائد کیا گیا تھا۔ ٹرائل کورٹ نے ان میں سے زیادہ تر ملزموں کو دفعہ 149 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 اور دفعہ 149 آئی پی سی کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 440 کے تحت مجرم قرار دیا اور ملزم نمبر 14، 18 اور 19 کو بھی دفعہ 34 آئی پی سی کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 323 کے تحت مجرم قرار دیا گیا۔ عدالت عالیہ نے کچھ ملزموں کو بری کر دیا لیکن دیگران کے خلاف اثباتِ جُرم کی تصدیق کی۔ لہذا یہ اپیل ملزم نمبر 1 سے 3، 14 اور 29 کے ذریعے دائر کی گئی، جس میں عدالت نے اسے صرف ظاہر کیے گئے جرم کی نوعیت کے سوال تک محدود کرتے ہوئے اجازت دے دی۔

جزوی طور پر اپیل کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے

منعقد: 1. جب لوگوں کی ایک بڑی تعداد صرف لاٹھیوں یا پھینکے گئے پتھروں سے مسلح تھی جو انہیں کھیتوں کے قریب یا راستے میں کہیں بھی مل سکتے تھے اور یہ ثابت نہیں ہو سکا تھا کہ کس نے خاص طور پر کس پر حملہ کیا، تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس کا ارادہ موت کا سبب بننا تھا۔ اس بات کا زائد امکان ہے کہ ارادہ صرف سخت مارنا تھا۔ یہاں تک کہ اگر یہ فرض کیا جائے کہ متوفی کا ملزم افراد نے جائے وقوعہ تک تعاقب کیا تھا، تب بھی ہجوم کا مقصد اسے سخت سبق سکھانا تھا کیونکہ وہ گاؤں میں غنڈہ گردی کرتا تھا۔ حالات میں اور شواہد کی روشنی میں معقول نتیجہ اخذ کیا جانا چاہیے کہ مشترکہ مقصد دفعہ 323 اور دفعہ 325 کے تحت جرائم کا ارتکاب کرنا تھا جسے دفعہ 147/149 آئی پی سی کے ساتھ پڑھا جاتا تھا نہ کہ دفعہ 302 کے تحت جسے دفعہ 149 آئی پی سی کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

(696-ڈی-ایف)۔

2. ایسا لگتا ہے کہ ٹرائل کورٹ کے ساتھ ساتھ عدالت عالیہ بھی اہم پہلوؤں کو نظر انداز کر چکی ہے۔ان ملزموں کو آئی پی سی کی دفعہ 149 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 کے تحت الزامات سے بری کر دیا جاتا ہے، جبکہ وہ سزا یافتہ ہیں، جیسا کہ ٹرائل کورٹ نے درست قرار دیا ہے، دفعہ 147، دفعہ 323 اور دفعہ 325 آئی پی سی کے تحت۔وہ سزائیں جن سے وہ پہلے گزر چکے ہیں انہیں کافی سزا سمجھا جانا چاہیے اور انہیں فوری طور پر رہا کیا جا سکتا ہے۔(696-ایف، جی)

فوجداری اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1994 کی فوجداری اپیل نمبر 418۔

1980 کی فوجداری اپیل نمبر 1036 میں بمبئی عدالت عالیہ کے 24/25-6-93 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے اے ٹی ایم رنگا رامنجم، مسز گوری کروناداس، مسز ارچنا سنگھ اور محترمہ رانی جیٹھملانی۔

جواب دہندہ کی طرف سے وی بی جوشی، نریش کمار اور وی این راگھوپتی۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

راجیند ر بابو، جسٹس: 22 افراد پر کورٹ آف سیشن، سولا پور نے اس الزام پر فرد جرم عائد کی تھی کہ انہوں نے وٹھل کے قتل اور وٹھل کے بھائی بھیم راؤ کو چوٹ پہنچانے اور دمبلد ار میں 'واڈا' کو نقصان پہنچانے کے مشترکہ مقصد کے ساتھ ایک غیر قانونی اسمبلی بنائی تھی۔مقدمے کی سماعت کے بعد ان میں سے زیادہ تر کو تعزیرات ہند (آئی پی سی) کی دفعہ 149 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 242 اور دفعہ 149 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 440 کے تحت مجرم قرار دیا گیا اور ملزم نمبر 14، 18 اور 19 پر بھیم راؤ کو معمولی چوٹ پہنچانے پر دفعہ 34 آئی پی سی کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 323 کے تحت بھی الزام عائد کیا گیا اور انہیں مجرم قرار دیا گیا۔اپیل پر، عدالت عالیہ نے کچھ زائد ملزموں کو بری کر دیا لیکن دیگران کے سلسلے میں اثباتِ جُرم اور سزا کی تصدیق کی۔ملزم نمبر 1 سے 3 اور 14 سے 19 ہمارے سامنے اپیل میں ہیں۔ہمیں دوسرے ملزموں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

اس عدالت نے 18-7-1994 پر کیے گئے ایک حکم کے ذریعے اجازت دے دی جس میں اسے صرف ظاہر کیے گئے جرائم کی نوعیت کے سوال تک محدود رکھا گیا تھا۔جب فاضل سینئر ایڈوکیٹ شری اے ٹی ایم رنگا رامنجم نے اپنے دلائل کو یہ دعوی کرنے کے لیے تھوڑا زیادہ بلند کیا کہ ملزم سادہ بری ہونے کے حقدار ہیں، تو ہم نے انہیں واضح کر دیا کہ جب ٹرائل کورٹ اور عدالت عالیہ شواہد کی بنیاد پر کسی نہ کسی نتیجے پر پہنچ چکے ہیں کہ جس واقعے کے سلسلے میں ان پر الزام لگایا گیا ہے، ہم اس معاملے کی دوبارہ تعریف نہیں کر سکتے اور کسی مختلف نتیجے پر نہیں پہنچ سکتے۔اس کے بعد، اس نے اپنے دلائل کو صرف ثابت شدہ حقائق سے پیدا ہونے والے جرم کے سوال تک محدود رکھا۔

پی ڈبلیو 15 اور 16 کے شواہد اور ریکارڈ پر موجود دیگر مواد کا تجزیہ کرنے کے بعد فاضل سیشن جج نے فیصلہ دیا کہ ملزم نمبر 1 میں کچھ ملزموں کے ساتھ وٹھل کی 'وستی' میں گیا اور وٹھل کے 'وڈا' تک اس کا پیچھا کر رہا تھا، کہ جب وٹھل اور بھیم راؤ اندر تھے تو اس نے خادم پر اسے ڈرانے کا الزام لگایا کیونکہ وہ اپنے مالک کے کنبہ کے افراد کی حفاظت کی التجا کر رہا تھا۔اس کا مؤقف تھا کہ وہ وٹھل کو قتلِ عمد کرنے کا مشترکہ مقصد رکھتا تھا، حالانکہ اس معاملے کے حالات سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ وہ بھیم راؤ کو قتلِ عمد کرنے کا

مشترکہ مقصد رکھتا تھا لیکن اسے چوٹ پہنچانے کے لیے۔

جہاں تک ملزم نمبر 2 .، پی ڈبلیو 16 کی گواہی اور ریکارڈ پر موجود دیگر شواہد سے، جج نے فیصلہ دیا کہ جب متوفی وٹھل ضمانت پر رہا ہونے کے بعد بس اڈا پر پہنچا تو اسے وٹھل کا پیچھا کرتے ہوئے دیکھا گیا؛ کہ وہ 'واڈا' کے اندر دیوار کو اسکیل کرتے ہوئے گیا؛ کہ اس کے طرز عمل سے یقیناً پر یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ غیر قانونی اسمبلی کے رکن کی حیثیت سے فعال طور پر حصہ لے رہا تھا تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ متاثرین کہاں چھپے ہوئے تھے اور ان تک کیسے پہنچنا ہے، بصورت دیگر دیوار کو ناپنے اور 'ویڈ' کے اندر جانے کی کوئی وجہ نہیں تھی۔

جہاں تک ملزم نمبر 3 کا تعلق ہے، جج نے ریکارڈ پر موجود دیگر مواد کے ساتھ پی ڈبلیو 12 اور 16 کے شواہد کا تجزیہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ ایس ٹی اڈا پر موجود تھا اور وہ 'واڈا' کے قریب وٹھل کا پیچھا کر رہا تھا اور جب وٹھل اور بھیم راؤ اندر تھے تو اس نے سمن پر پتھراؤ کیا۔ یہ حالات یہ ماننے کے لیے کافی تھے کہ وہ غیر قانونی اسمبلی کا رکن تھا اور بھیم راؤ کو لگنے والی چوٹ کے علاوہ اس کے مشترکہ مقصد میں شریک تھا۔

جہاں تک ملزم نمبر 14، 18 اور 19 کا تعلق ہے، جج نے بھیم راؤ کو زخمی کرنے کے لیے پی ڈبلیو 9 اور 10 کے شواہد پر بھروسہ کیا اور پی ڈبلیو 14 اور 16 کے شواہد سے کہا کہ ملزم نمبر 18 اور 19 ایس ٹی بس اڈا پر تھے اور ملزم نمبر 14 وٹھل کی تلاش میں ان کے ساتھ شامل ہوا۔ وہ وٹھل کے پیچھے آئے، بھیم راؤ کو باہر لے جانے کے بعد 'واڑہ' کے اندر گئے جہاں سے وہ چھپا ہوا تھا۔ یہ حرکتیں وٹھل کے قتلِ عمد کے مشترکہ مقصد اور بھیم راؤ پر حملہ کرنے کے ان کے مشترکہ ارادے کو ثابت کرتی ہیں۔ فاضل سیشن جج نے یہ بھی رائے اختیار کی کہ حملے کا ہدف بھیم راؤ نہیں بلکہ وٹھل تھا کیونکہ بھیم راؤ اتفاقی طور پر وٹھل کے ساتھ تھا اور ملزم نمبر 14، 18 اور 19 نے اسے 'واڑہ' کے اندر مارا پیٹا۔ ان کا یہ عمل اسمبلی کے مشترکہ مقصد کو آگے بڑھانے کے لیے نہیں تھا، بلکہ یہ ایسا کرنے کے مشترکہ ارادے کو آگے بڑھانے کے لیے تھا تاکہ بھیم راؤ کو اپنے بھائی وٹھل کو بچانے کے لیے آگے آنے کا خوف ہو۔ لہذا، جہاں تک ملزم نمبر 14، 18 اور 19 کا تعلق ہے، جج نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ وٹھل کے حوالے سے 'مشترکہ مقصد' اور بھیم راؤ کے حوالے سے 'مشترکہ ارادہ' ہے۔

اس معاملے میں، فاضل سیشن جج نے محسوس کیا کہ ہتھیاروں کی نوعیت کے بارے میں کوئی خاص ثبوت نہیں ہے جس سے وہ مسلح تھے۔ پورے معاملے میں جو بات ثابت ہوئی وہ یہ تھی کہ ملزم نمبر 14، 18 اور 19 نے ذاتی طور پر لاٹھیوں سے وار کیے اور یہ الزام کہ ملزم نمبر 3 نے کلہاڑی چلائی تھی ثابت نہیں ہوا۔ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں تھا کہ واقعے کے وقت وہ کلہاڑیوں سے لیس تھے۔ ملزم نمبر 1,2، 18 اور 19 کی طرف سے پیش کردہ کلہاڑیوں کو چوٹ پہنچانے میں استعمال نہیں کیا گیا تھا۔ اس بنیاد پر، تعلیم یافتہ سیشن جج نے فیصلہ دیا کہ ملزم نمبر 14، 18 اور 19 کو مہلک ہتھیاروں سے لیس غیر قانونی اجتماع کے ارکان کے طور پر نہیں پایا جا سکتا۔

اپیل میں، عدالت عالیہ نے ہر ایک اپیل گزار کے حوالے سے شواہد کا بھی جائزہ لیا اور ٹرائل کورٹ کے ذریعے درج کردہ نتائج کی توثیق کی۔

جب لوگوں کی ایک بڑی تعداد صرف پھینکے گئے پتھروں کی لاٹھیوں سے لیس تھی جو انہیں کھیتوں کے قریب یا راستے میں کہیں بھی مل سکتی تھی اور یہ ثابت نہیں ہوسکا تھا کہ کس نے خاص طور پر کس پر حملہ کیا، تو یہ واضح نہیں ہے کہ اس کا ارادہ موت کا سبب بننا تھا یا نہیں۔ اس بات کا زائد امکان ہے کہ ارادہ صرف سخت مارنا تھا۔ یہاں تک کہ اگر ہم اس معاملے کو قبول کرتے ہیں کہ متوفی وٹھل کا 'واڈا' تک تعاقب کیا گیا تھا تو بھی ہجوم کا مقصد اسے ایک سخت سبق سکھانا تھا جسے گاؤں میں غنڈہ گردی کہا جاتا ہے۔ حالات میں اور شواہد کی روشنی میں، ہمیں یہ ماننا چاہیے کہ معقول نتیجہ اخذ کیا جانا چاہیے کہ مشترکہ مقصد دفعہ 323 اور دفعہ 325 کے تحت جرائم کا ارتکاب کرنا تھا جسے دفعہ 147/149 آئی پی سی کے ساتھ پڑھا جاتا تھا نہ کہ دفعہ 302 کے تحت جسے دفعہ 149 آئی پی سی کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ ٹرائل کورٹ کے ساتھ ساتھ عدالت عالیہ بھی اہم پہلوؤں کو نظرانداز کر چکی ہے۔

لہذا، ہم سمجھتے ہیں کہ - یہ ملزم جو ہمارے سامنے اپیل کے تحت ہیں، آئی پی سی کی دفعہ 149 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 کے تحت الزامات سے بری ہونے کے حقدار ہیں، جبکہ وہ ٹرائل کورٹ کے ذریعے دفعہ 147، دفعہ 323 اور دفعہ 325 کے تحت مجرم قرار دیے گئے ہیں۔ وہ سزائیں جو وہ پہلے ہی گزر چکے ہیں انہیں کافی سزا سمجھا جانا چاہیے اور اگر وہ اب بھی جیل میں ہیں تو انہیں فوری طور پر رہا کیا جا سکتا ہے۔ ٹرائل کورٹ کے ذریعے دیے گئے احکامات جیسا کہ عدالت عالیہ کی طرف سے تصدیق کی گئی ہے، اسی کے مطابق ترمیم کیے جائیں گے۔

اپیل کی اجازت مذکورہ بالا حد تک محدود ہے۔

ایس۔ کے۔ ایس۔

اپیل منظور کی جاتی ہے۔

Sheikh Javiad Alam
2025.06.04 16:22
I am the author of this document